Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۸ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ ۱۲ ہجرت ۱۳۵۲ ہش ۱۲ مئی ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۰۵

اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے اور یقیناً اُسی کی طرف سے ہی تو پھر یہ یقیناً بڑھیگا اور پھیلے گا

خواہ ساری دُنیا اسکی مخالفت کرے تب بھی میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ کامیاب ہوگا

"میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں۔ وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالےٰ نے چاہا ہے۔ اور عیسائیوں کے لئے کسرِ صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے۔ دُنیا اس کو بالکل بھول جاوے۔ خدائے واحد کی عبادت ہو۔

میرے ان مقاصد کو دیکھ کر جو لوگ میری مخالفت کرتے ہیں، اُنہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ جو کام نفاقِ طبعی اور دُنیا کی گندی زندگی کے ساتھ ہوں گے وہ خود ہی اس زہر سے ہلاک ہو جائیں گے۔ کیا کاذب کبھی کامیاب ہو سکتا ہے؟ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ۔ کذّاب کی ہلاکت کے واسطے اس کا کذب ہی کافی ہے۔ لیکن جو کام اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کے رسولؐ کی برکات کے اظہار اور ثبوت کیلئے ہوں اور خود اللہ تعالیٰ کے اپنے ہی ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو۔ پھر اس کی حفاظت تو خود فرشتے کرتے ہیں۔ کون ہے جو اس کو تلف کر سکے؟ یاد رکھو۔ میرا سلسلہ اگر نری دُکانداری ہے تو اس کا نام و نشان مٹ جائے گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اُسی کی طرف سے ہے تو ساری دنیا اس کی مخالفت کرے۔ یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔ اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے تب بھی مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا۔

مخالفت کی مَیں پرواہ نہیں کرتا۔ مَیں اس کو بھی اپنے سلسلہ کی ترقی کے لئے لازمی سمجھتا ہوں۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ کا کوئی مامور اور خلیفہ دُنیا میں آیا ہو اور لوگوں نے چُپ چاپ اسے قبول کر لیا ہو۔ دُنیا کی عجیب حالت ہے۔ انسان کیسا ہی صدیق فطرت رکھتا ہو۔ مگر دُوسرے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے، وہ تو اعتراض کرتے ہی رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے سلسلہ کی ترقی فوق العادت ہو رہی ہے۔ . . . اس سلسلہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ دُنیا کے گند سے نکلیں اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۸، ۱۴۹)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۱ ہجرت۔ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی گذشتہ ۲ دن سر درد رہنے کی وجہ سے کچھ کمزوری محسوس فرماتی ہیں۔ ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اچھی ہے۔

احباب جماعت آپ کی کامل شفایابی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

درخواست دُعا

جیسا کہ پہلے یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ان دنوں ملک سے باہر تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ سفر و حضر میں محترم صاحبزادہ صاحب کا حافظ و ناصر ہو اور وہ بخیریت واپس تشریف لائیں۔

بیرونی ممالک میں احمدی ڈاکٹر

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہمارے سینکڑوں احمدی ڈاکٹر پاکستان سے باہر مختلف ملکوں میں کام کر رہے ہیں۔ ان سے درخواست ہے کہ فوری طور پر وہ اپنے کوائف (نام، تعلیم تجربہ اور موجودہ کام اور ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

یومِ خلافت — ۲۷ مئی بروز اتوار

جماعتیں اہتمام کے ساتھ جلسے کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال فرمایا۔ اس سے اگلے روز ۲۷ مئی کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا انتخاب عمل میں آیا اور اس طرح خدا تعالیٰ کے اذن سے جماعت میں خلافت کا بابرکت نظام قائم ہوا۔

حسب سابق ۲۷ مئی کو تمام احمدی جماعتیں اپنے اپنے ہاں جلسے منعقد کریں جن میں خلافت کی اہمیت و ضرورت اور اس کی برکات پر تقاریر کی جائیں۔

جلسوں کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ طابع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل، دار الرحمت غربی، ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۲ ماہ ہجرت ۱۳۵۲ھ

حقیقی ایمان کا فیصلہ خُدا کے ہاتھ میں ہے

ایمان کا مسئلہ ایک لحاظ سے بہت موٹا اور عام فہم بھی ہے اور ایک لحاظ سے بہت باریک اور دقیق بھی۔ وہ اسلئے کہ عنداللہ اور عندالناس مومن کہلانے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ عندالناس تو ہر وہ شخص مسلمان ہے اور ہونا بھی چاہیئے جو ایمان لانے کا اقرار کرتا اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو کیونکہ اس کے بغیر مسلمانوں کا سیاسی اتحاد اور ملّی وحدت کبھی قائم رہ ہی نہیں سکتی۔ اگر اِس اصول کو تسلیم نہ کیا جائے تو پھر ملّت کے شیرازہ کا بکھرنا ایک یقینی امر ہے۔ قائداعظم نے اِس اصول کو اپنا کر ہی برِصغیر کے مسلمانوں کو ایک ناقابلِ تسخیر سیاسی وحدت میں ڈھال دکھایا تھا۔ جس کی وجہ سے پاکستان ایسی عظیم مملکت معرضِ وجود میں آئی۔ مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کو قائم و برقرار رکھنے اور اسے مضبوط و مستحکم بنانے میں اِس اصول کو بنیادی اہمیت حاصل ہے کہ ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اسے لازمی طور پر مسلمان شمار کیا جائے۔

البتہ خدا تعالیٰ کے نزدیک محض زبانی اقرار کا نام ایمان نہیں ہے۔ اِس لئے صرف زبانی دعوے کی بناء پر کوئی شخص بھی عنداللہ حقیقی معنوں میں مومن قرار نہیں پاسکتا۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ایمان اُس وقت متحقق ہوتا ہے جب وہ دل میں داخل ہو کر انسان کی کایا پلٹ دے اور وہ، وُہ نہ رہے جو پہلے تھا۔ اگر اعمال سر تا سر کافروں والے ہوں اور زبان پر دعویٰ ہو ایمان کا تو یہ اِس بات کی علامت ہے کہ ایمان دل میں داخل نہیں ہوا۔ پھر اگر ظاہری اعمال تو اسلام کے مطابق ہوں لیکن خدا تعالیٰ اور اسکے دین کے ساتھ کامل اخلاص اور وفاداری کا مادہ مفقود ہو اور درپردہ نفسانیت کا غلبہ ہو تو بھی عنداللہ ایسا شخص مومن قرار نہیں پا سکتا۔

اِس امر کا حقیقی علم کہ ایمان کسی شخص کے دل میں داخل ہو کر اسکے رگ و ریشہ میں سرایت کر گیا ہے اور نفسانیت سے وہ بکلّی پاک ہو چکا ہے صرف خدا تعالیٰ ہی کو ہوتا ہے۔ اِس لئے کسی کے حقیقی مومن ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ بھی خدا ہی کر سکتا ہے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہو سکتے ہیں جو اپنی جگہ مومن بنے بیٹھے ہوں لیکن وہ خدا کے نزدیک مومن نہ ہوں یا بعض ایسے بھی ہو سکتے ہیں کہ ظاہر پرست انہیں کافر کافر پکار رہے ہوں لیکن خدا کے نزدیک وہ سچے اور حقیقی مومن ہوں۔ پس اصل بات یہ ہے اور اسی پر نجات کا سب دار و مدار ہے کہ انسان خدا کی نگاہ میں مومن قرار پائے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مومن ہے تو ناسمجھ اور عاقبت نااندیش انسان اسے لاکھ کافر کہیں، اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ دُنیا اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی کیونکہ حقیقی مومن کو بہرحال خدا تعالیٰ کی معیت اور تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ حقیقی مومنوں کا دوست ہوتا ہے اور ہر آڑے وقت میں ان کے ساتھ حقِّ دوستی ادا کرتا ہے۔ اِسی لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقی ایمان اور اس کی باریکیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”بہت سی مخلوق ایسی ہے کہ لوگ ان کو مومن اور راستباز سمجھتے ہیں مگر آسمان پر اُن کا نام کافر ہے۔ اِس واسطے حقیقی مومن اور راستباز وُہی ہے جس کا نام آسمان پر مومن ہے دنیا کی نظر میں خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ کہلاتا ہو۔ حقیقت میں یہ بہت ہی مشکل گھاٹی ہے کہ انسان سچا ایمان لاوے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل اخلاص اور وفاداری کا نمونہ دکھلاوے۔ جب انسان سچا ایمان لاتا ہے تو اس کے بہت سے نشانات ہو جاتے ہیں۔ قرآن شریف نے سچے مومنوں کی جو علامات بیان کی ہیں وہ ان میں پائی جاتی ہیں۔ ان علامات میں سے ایک بڑی علامت جو حقیقی ایمان کی ہے وہ یہی ہے کہ جب انسان دنیا کو پاؤں کے نیچے کچل کر اُس سے اِس طرح الگ ہو جاتا ہے جیسے سانپ کینچلی سے باہر آجاتا ہے۔ اِس طرح پر جب انسان نفسانیت کی کینچلی سے باہر آجاتا ہے تو وہ مومن ہوتا ہے اور ایمانِ کامل کے آثار اس میں پائے جاتے ہیں چنانچہ فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو تقویٰ سے بھی بڑھ کر کام کرتے ہیں یعنی محسنین ہوتے ہیں۔“ (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۴۰، ۲۴۱)

پس اصل چیز یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ اخلاص اور وفاداری کا نمونہ دکھائے اور دنیا کو پاؤں کے نیچے کچل کر نفسانیت سے بالکلی پاک ہو جائے تا اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مومن قرار پا سکے اور اس کی معیت اسے حاصل ہو سکے۔ ایسے شخص کو ظاہر پرست دنیادار لاکھ کافر کہیں کفر اُلٹ کر خود اُنہیں پر پڑے گا۔ تمام اولیاء اور آئمہ کرام کو ان کے زمانہ کے ظاہر پرستوں نے کافر ٹھہرایا لیکن خدا کی نگاہ میں وہ مومن تھے۔ خدا نے انہیں اپنی معیت اور تائید و نصرت سے نوازا، انہیں قبولیت عطا فرمائی اور دنیا میں ان کی عزّت بلند کی۔ رہتی دنیا تک ان کی عزّت قائم رہے گی۔ ان کو کافر قرار دینے والوں پر آج بھی دنیا نفرین کرتی ہے اور قیامت تک نفرین کرتی چلی جائے گی۔

حقیقت یہی ہے کہ حقیقی مومن وہی ہیں جو خدا کی نگاہ میں مومن ہیں خواہ دنیا انہیں کافر ہی کہے۔ لازوال شہرت اور عزّت حقیقی مومنوں ہی کیلئے ہے اور ابدی نفرین اُن کا مقدر ہے جو ہمیشہ ہی خدا کے پیاروں کو کافر قرار دے کر اپنی بدبختی پر مہرِ تصدیق ثبت کرتے آئے ہیں۔

آج دینِ مصطفےٰؐ کا ہے عَلَم بردار، کون؟

کوئی بتلائے کہ دردِ دل کا ہے غمخوار، کون؟
آج دینِ مصطفےٰؐ کا ہے عَلَم بردار، کون؟

کس کے دل میں موجزن ہے خدمتِ دیں کی اُمنگ
جذبۂ بہبودئ ملّت سے ہے سرشار، کون؟

راہِ تسلیم و رضا پر کون ہے گرمِ عمل
جادۂ ایثار پر ہے پیکرِ ایثار، کون؟

کون ہے محوِ تگ و تازِ فشارِ نُورِ حق،
کُفر کی یلغار سے ہے برسرِ پیکار، کون؟

کون ہے سینہ سپر ایماں کی عظمت کے لئے
اہلِ باطل کے لئے ہے تیغِ جوہردار، کون؟

چھوڑ کر پھولوں کو اپنائے ہیں کس نے سنگ و خشت
آبلہ پا ہے میانِ وادئ پُرخار، کون؟

سجدہ ہائے روز و شب سے کس کی روشن ہے جبیں
دار پر ہے سر مگر پھر بھی ہے موسیقار، کون؟

لے کے بیٹھا ہے سرِ راہے پئے خلقِ خدا
رات کی تاریکیوں میں صبح کے انوار، کون؟

فیصلہ خود وقت کر دیگا کہ آج اِس دَور میں
کشتئ اُمّت کے لئے ہے ابرِ گوہر بار، کون؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کی بابرکت تحریک

مکرم عبدالرشید صاحب غنی ندیم انسپکٹر وقفِ جدید ربوہ

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ

یعنی اے رسول جو تجھ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے تو اسے لوگوں تک پہنچا دے۔" پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی و ابی کا ارشادِ گرامی ہے:"

"فلیبلغ الشاھد الغائب"

چاہیئے کہ ہر حاضر غائب تک آپ کی تعلیم کو پہنچا دے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا

"اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعتِ دینِ اسلام کے لئے ایک احسن انتظام کیا جائے کہ ممالک ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگانِ خدا کو دعوتِ حق کریں تا حجتِ اسلام تمام روئے زمین پر پوری ہو۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ ارشاد کی تعمیل اور حضرت مسیح موعود کی مندرجہ بالا خواہش کی تکمیل کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وقفِ جدید کی نہایت ہی مبارک تحریک کی بنیاد رکھی اور فرمایا

"یہ کام (وقفِ جدید) خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہیگا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دیگا جو میرا ساتھ نہیں دیتے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتاریگا"

(الفضل ۱۰ جنوری ۱۹۵۸ء)

پھر فرمایا:۔

"ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا۔ یہاں تک کہ پنجاب کا کوئی گوشہ اور کوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں رشد و اصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو ۔۔۔ اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے کہ کوئی مچھلی باہر نہ رہے کنڈی ڈالنے سے صرف ایک ہی مچھلی آتی ہے لیکن اگر جال ڈالا جائے تو دریا کی ساری مچھلیاں اس میں آ جاتی ہیں۔ ہم ابھی تک کنڈیاں ڈالتے رہے ہیں ان کی وجہ سے ایک ایک مچھلی ہمارے ہاتھ آتی رہی۔ لیکن اب جال ڈالنے کی ضرورت ہے اور اس کے ذریعہ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ کے لوگوں تک ہماری آواز پہنچ جانی چاہیئے بلکہ ہر گاؤں کے ہر گھر تک ہماری آواز پہنچ جائے"

پھر خرچ کا اندازہ لگاتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

"جو رقم میں نے تجویز کی ہے وہ بہت معمولی ہے یعنی صرف -/۶ روپے سالانہ اگر زور دیا جائے تو کوئی بعید نہیں کہ اس سکیم میں حصہ لینے والے ایک لاکھ ہو جائیں اور اگر ایک لاکھ احمدی -/۶ روپے سالانہ کے حساب سے چندہ دے تو چھ لاکھ روپیہ آ جاتا ہے اور جب صحیح رنگ میں کام شروع ہو جائے گا تو ڈیڑھ لاکھ تو کیا میرا خیال ہے کہ پانچ چھ لاکھ احمدی اس سکیم (وقفِ جدید) میں چندہ دینے لگ جائیں گے اور پھر ممکن ہے کہ وہ چندہ بڑھا کر دینے لگ جائیں۔ اگر ایک احمدی میرے بتائے ہوئے چندہ سے دوگنا یعنی -/۱۲ روپیہ سالانہ دے اور جماعت کے چھ لاکھ افراد چندہ دیں تو ۷۲ لاکھ روپیہ سالانہ آمد ہو جاتی ہے یعنی چھ لاکھ روپیہ ماہوار اور اس سے ہم دس ہزار مبلغ رکھ سکتے ہیں اور دس ہزار مبلغ رکھنے سے ملک کی کوئی جگہ ایسی نہیں رہتی جہاں ہماری رشد و اصلاح کی شاخ نہ ہو۔"

(خطبہ جمعہ ۶ دسمبر ۱۹۵۷ء)

افسوس ہے کہ جماعت نے اس طرف پوری توجہ نہیں دی اس وقت چندہ دہندگان کی تعداد بہت کم ہے اور چندہ کی مقدار بھی ۲ لاکھ کے اردگرد رہتی ہے حالانکہ حضرت مصلح موعودؓ کا تو ارشاد تھا کہ جب روپیہ زیادہ آنا شروع ہو جائے گا اور نوجوان بھی زیادہ وقفِ جدید میں شامل ہوں گے اور انہوں نے ہمت سے جماعت کو بڑھانے کی کوشش کی تو جماعت کو پتہ چل جائے گا کہ وقفِ جدید کیسی مبارک سکیم ہے۔

پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مبارک اور سعادت مند دورِ خلافت کے آغاز سے ہی وقفِ جدید کی عظیم الشان تحریک کی طرف خصوصی توجہ فرمائی اور حضور نے نہ صرف وقفِ جدید کی اہمیت کو جماعت پر واضح فرمایا بلکہ دفترِ اطفال کا اجراء فرما کر اس میں ایک نئے اور امید افزا باب کا اضافہ فرمایا۔ چنانچہ حضور نے فرمایا

"آج میں وقفِ جدید کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں جولائی ۱۹۵۷ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مبارک الٰہی تحریک کے متعلق بعض ابتدائی باتیں جماعت کے سامنے رکھی تھیں۔ پھر ۱۹۵۷ء میں جلسہ سالانہ کی ایک تقریر میں حضور نے اس کی بعض تفاصیل بیان فرمائیں۔ حضور نے یہ تحریک بیان کرنے کے بعد جماعت کے سامنے ابتداءً یہ بات رکھی تھی کہ میں فی الحال دس واقفین لینا چاہتا ہوں اور اسی کے مطابق اندازاً خرچ بھی کم و بیش آٹھ دس ہزار روپیہ کا تھا۔ لیکن آپ کی یہ خواہش تھی کہ یہ الٰہی تحریک بدرجہ بدرجہ ترقی کرتی چلی جائے۔ اور جلد ہی ایک وقت ایسا آ جائے جب دس کی بجائے ہزاروں واقفین اس تحریک میں کام کر رہے ہوں"

پھر حضور نے فرمایا

"میں آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسول کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پُر کر دو اور اس کمزوری کو دور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے۔ کل سے میں اس مسئلہ پر سوچ رہا تھا کہ میرے دل نے چاہا کہ جس طرح ہماری بہنیں بعض مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کرتی ہیں اور سارا زیور مردوں سے چھین کر اپنی جھولیوں میں بھر لیتی ہیں ۔۔۔ اسی طرح اگر خدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق دے تو جماعت احمدیہ کے بچے وقفِ جدید کا سارا بوجھ اٹھا لیں"

(الفضل ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

وقفِ جدید کے چندہ کی کم از کم شرح -/۶ روپے سالانہ ہے مگر بعض غریب لوگ ہیں جن کے بچے -/۶ روپے سالانہ ادا نہیں کر سکتے ان کے لئے حضرت امیر المومنین نے ارشاد فرمایا کہ غریب لوگوں کے لئے میں یہ سہولت پیدا کر دیتا ہوں کہ ایسے خاندان کے سارے بچے مل کر ایک اٹھنی ماہوار دیں۔ اس طرح اس خاندان کے سارے بھائی اور بہنیں ثواب میں شامل ہو جائیں گی۔ قربان جاؤں حضرت امیر المومنین پر جنہوں نے دانائی سے غریبوں کو بھی ثواب حاصل کرنے کے لئے سہل راستے سے آگاہ کیا

آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا ارشاد نقل کرتا ہوں۔

"اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں۔ آپ ایک اٹھنی ماہوار ہمیں دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دلائل و براہین اور قربانی و ایثار اور خدا کی محبت اور صدق و صفا کے ذریعہ اسلام کو باقی تمام ادیان پر غالب کریگی۔ تم اپنی زندگی میں ثواب لیتے رہے ہو اور ہم بچے اس سے محروم رہتے ہیں۔ آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے ہمیں چھ پیسہ دو تاکہ ہم اس دروازہ میں سے داخل ہو کر ثواب حاصل کریں۔ اور خدا تعالیٰ کی توجہ کے نتیجے میں سب بچے بن جائیں۔" (الفضل ۱۹۶۶ء)

آخر میں جملہ احباب جماعت امراء و صدر صاحبان و دیگر عہدیداران جماعت بالخصوص سیکرٹریان مال وقفِ جدید کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ وقفِ جدید کے چندہ میں اضافہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم کی یاد میں

(محترم ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب۔ لاہور)

میرے عزیز دوست اور بھائی محترم شیخ بشیر احمد صاحب چند ماہ کی علالت کے بعد اپنے عزیزوں اور دوستوں کو اشکبار اور غمزدہ چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی اور رفیق اعلیٰ کی آغوش رحمت میں چلے گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

شیخ صاحب مرحوم کی اور میری نصف صدی سے زیادہ عرصہ سے رفاقت تھی۔ ہم ۱۹۲۱ء میں احمدیہ ہوسٹل میں اکٹھے ایک ہی کمرے میں رہتے رہے۔ پھر تقسیم ملک کے بعد ۱۹۴۸ء سے لے کر اب تک ۲۵۔ ۲۶ سال متواتر تقریباً تقریباً روزانہ ان سے صحبت کا موقع ملا۔

میں اس لمبے تعلق اور قرب کی بناء پر وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ شیخ بشیر احمد صاحب ایک نہایت ہی متقی صالح۔ خدا ترس۔ اور بلند کردار کے انسان تھے اللہ کی مخلوق سے شفقت ان کا شیوہ تھا۔ دکھی اور مظلوم انسانوں کی درد کی کہانی ان کو بے چین کر دیتی تھی۔ اور حتی المقدور ان کی مدد اور مداوا کی کوشش کرتے تھے۔ ان کو اپنے اعمال کی جوابدہی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کا احساس ہمیشہ مدنظر رہتا تھا۔

اپنے اخلاق فاضلہ محبت اور شفقت کی وجہ سے امیر اور غریب دونوں میں ان کا یکساں احترام اور عزت تھی وہ بلاشبہ ان پاک انسانوں میں سے تھے جن کے متعلق حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

ان کو ذاتی مفاد۔ دوستی۔ اور قرابت داری اپنی دانست کے مطابق غلط بات کرنے یا کہنے پر آمادہ نہیں کر سکتی تھی اور نہ ہی کوئی مصلحت سچائی اور صحیح رائے کے برملا اظہار سے روک سکتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اعلیٰ ذہنی صلاحیتیں عطا کی تھیں انگریزی اور اردو دونوں میں ان کو تحریر اور تقریر میں بڑی قدرت تھی وہ اپنے پیشہ میں ممتاز اور بلند مقام رکھتے تھے مجھے ان کی قانونی قابلیت کے متعلق کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں عدالت عالیہ کے چیف جسٹس ان کے تعزیتی جلسہ میں نہایت اعلیٰ الفاظ میں ان کو خراج عقیدت پیش کر چکے ہیں ان کے پاس کوئی ذاتی یا خاندانی تنازعہ فیصلہ یا مشورہ کے لئے جاتا تو وہ اسے نہایت خوش اسلوبی سے طے کراتے۔ بات کو پوری طرح چند فقروں میں سمجھ جاتے اور پھر فریقین کو محبت اور واعظانہ رنگ میں تلقین کر کے راضی کر لیتے۔ میں نے ذاتی طور بہت دفعہ ان کی اس مصالحانہ قابلیت کو مشاہدہ کیا۔

محترم شیخ بشیر احمد صاحب سلسلہ کے ایک نہایت مخلص اور قابل قدر خادم تھے ان کی زندگی گویا ایک مسلسل خدمت تھی ان کی اعلیٰ قابلیتیں ہمیشہ سلسلہ کے واسطے حاضر تھیں۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے نہایت معتمد مشیر اور معاون تھے ان کے عہد میں سلسلہ کا شاید ہی کوئی قانونی مسئلہ اور مہم ہو جس میں ان کا مشورہ سعی اور عملی شرکت نہ رہی ہو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی قیادت میں کشمیر کمیٹی کی طرف سے مظلوم کشمیریوں کے مقدمات میں لمبا عرصہ مفت پیروی کی۔

احرار کی طرف سے پیدا کردہ مقدمات کی پیروی تقسیم ملک پر باؤنڈری کمیشن میں جماعت کی طرف سے نمائندگی اور پیروی اور ۱۹۵۳ء کے فسادات پنجاب کے بعد منیر انکوائری کمیشن کے سامنے جماعت کی طرف سے پیروی یہ سب تاریخ احمدیت کا ناقابل فراموش حصہ ہیں۔ ان کی یہ تمام جدوجہد محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور سلسلہ کی خاطر بلا معاوضہ و بلا اجرت تھی اللہ تعالیٰ ان کو اس کی جزا دے پھر یہ سعادت بھی ان کے حصہ میں آئی کہ ۱۹۴۷ء میں ہجرت کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور کا قافلہ سب سے پہلے ان کے مکان پر آیا اور وہاں قیام کیا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

وہ نہایت خشوع و خضوع سے دعائیں کرتے اور تہجد نماز پڑھتے۔ اور پڑھاتے قرآنی اور مسنون دعائیں اکثر پڑھتے رہتے پچھلے چند سالوں سے مغرب کے بعد ان کے مکان پر قرآن مجید کے درس کا اہتمام ہے۔ اس میں شمولیت کے لئے دوستوں کو ہمیشہ تاکید کرتے رہتے تھے۔

گرچہ جنس نکواں این چرخ بسیار آورد
کم بزاید مادرے باایں صفا در یتیم

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب کو اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات عطا فرمائے مغفرت فرمائے اور جوار رحمت میں جگہ دے ان کے بچے ابھی شفقت پدری اور نگہداشت کے محتاج تھے خصوصاً ان کی چھوٹی بچیاں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی شفقت سے نوازے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

اے خدا بر تربت او بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم۔

بچوں کو تحریک جدید کا مجاہد بنانا والدین کی ذمہ داری ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:۔

"میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست اپنے بچوں کا بھی چندہ لکھوایا کریں"

مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب مینیجر شاہنواز لاہور کی اطلاع کے مطابق اس کی تعمیل میں مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب آف لاہور نے اپنے سات سالہ بچے عزیزم میاں مصطفےٰ نصر اللہ خان صاحب کی طرف سے ۱۸۰/ روپے ادا فرما کر اس کے سن پیدائش ۶۵ء سے تحریک جدید کا مجاہد بنایا ہے اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کے والد اور والدہ محترمہ امۃ الحی صاحبہ کی وہ نیک آرزوئیں جن کے پیش انہوں نے اپنے بچے کو تحریک جدید کا مجاہد بنانے کا اہتمام فرمایا ہے پوری کرے۔ اور بچے کو دینی اور دنیوی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔

ان کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز جملہ احمدی والدین سے درخواست ہے کہ وہ حضور رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے بچوں کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل کر کے سعادت دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

جماعت احمدیہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کا سالانہ تربیتی جلسہ

مورخہ ۴ مئی ۱۹۷۳ء بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں مقامی جماعت کا سالانہ تربیتی اجلاس منعقد ہوا جلسہ کی کارروائی زیر صدارت محترم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل مربی ضلع گوجرانوالہ شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جو مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مجاہد (سوہیوں) نے کی۔ مکرم ضیاء الدین صاحب ظفر نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم اردو کلام خوش الحانی سے سنایا۔ جس کے بعد مکرم مولوی حیدر علی صاحب فاضل مربی سلسلہ نے "اسلامی عبادات" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مکرم سید عزیز احمد صاحب مربی سلسلہ نے "سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے" کے موضوع پر خطاب فرمایا مکرم الحاج مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی سلسلہ سیالکوٹ نے وہ دلائل بیان فرمائے جن سے متاثر ہو کر آپ نے احمدیت قبول کی۔ آخر میں صدر جلسہ نے صدارتی تقریر فرمائی اور غیر از جماعت احباب کی طرف سے پوچھے گئے سوالات کا بڑے مؤثر رنگ میں جواب دیا۔

جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا معقول انتظام تھا جس کی وجہ سے سارے گاؤں نے تقاریر سے فائدہ اٹھایا مکرم ماسٹر محمد اللہ صاحب سیالکوٹی پنجابی شاعر نے جلسہ کے دوران کئی بار اپنا منظوم پنجابی کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

(حکیم عبدالعزیز صدر جماعت احمدیہ چک چٹھہ)

درخواست دعا

میرے چچا جان شیخ محمد صاحب نے بواسیر کا اپریشن کرایا ہے۔ ۲۰ دن ہو گئے ہیں۔ ابھی تک کوئی آرام نہیں آیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (مبشر احمد۔ ڈیرہ غازی خان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں۔ تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

(۳) وصیت کنندگان سکرٹری صاحبان مال سکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۰۱۹

میں اقبال بیگم زوجہ عبدالرحیم صاحب کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر وصول شدہ -/۵۰۰ روپے

زیور طلائی ایک تولہ مالیتی -/۲۷۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ اقبال بیگم زوجہ عبدالرحیم صاحب کھوکھر محلہ بختے والا علاقہ اقبال روڈ ماسٹر تیغ دین سٹریٹ گوجرانوالہ

گواہ شد: عبدالحفیظ کھوکھر مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد: عبدالسلام ماڈرن ٹیلر گولبازار ربوہ

مسل نمبر ۲۱۱۵۹

میں کرم الہی ولد ساون قوم گوجر پیشہ زراعت عمر ۷۹ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن ربوہ کے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

زمین چاہی چودہ کنال سولہ مرلہ قیمت اندازاً -/۷۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ کرم الہی ربوہ کے ڈاکخانہ بدوکے چیمہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد۔ غلام رسول سکرٹری مال ربوہ کے

گواہ شد۔ بشیر احمد واقف زندگی وقف جدید موضع ربوہ کے ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۱۱۶۰

میں چوہدری مبارک علی حسنات ولد چوہدری نور محمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 5B/5 اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۴۲ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: مبارک علی حسنات کوارٹر نمبر 5B/5 ۶/۲ ج گلی نمبر ۱۹ اسلام آباد راولپنڈی۔

گواہ شد: محمد نذیر راولپنڈی

گواہ شد: علی محمد انبالوی راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۱۱۶۱

میں شیخ محبوب الہی ولد شیخ منظور الہی صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) مکان واقع غلہ منڈی ربوہ مالیت -/۲۵۰۰ روپے

(۲) مکان واقع گمٹی بازار لاہور مالیت -/۱۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۹۵۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ شیخ محبوب الہی مکان نمبر ۳۰۵/۲ مقام گوجر علی رام گمٹی بازار ڈاکخانہ گمٹی بازار لاہور۔

گواہ شد: مستری محمد صادق مرزا داتا نگر بادامی باغ لاہور۔

گواہ شد: ملک منظور احمد خان نیو مسلم آباد لاہور۔

مسل نمبر ۲۱۱۶۲

میں نصیرہ بیگم بنت چوہدری فتح محمد صاحب نمبردار قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ کے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۳/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

زیورات وزنی ایک تولہ قیمت اندازاً -/۳۴۷ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: نصیرہ بیگم دختر چوہدری فتح محمد صاحب نمبردار ربوہ کے ڈاکخانہ بدوکے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد: چوہدری شرف دین۔

گواہ شد: غلام رسول سکرٹری مال ربوہ کے۔

مسل نمبر ۲۱۱۶۳

میں منیر احمد ولد محمد علی قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۳/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۹۸ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: منیر احمد کارکن صدر انجمن احمدیہ دفتر وقف عارضی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد: ابوالعطاء جالندھری ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: عبدالباسط مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۲۱۱۶۴

میں محمد علی ولد صوفی عبدالغنی صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ کالونی الفلاح سوسائٹی کراچی ۲۵ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۵۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: محمد علی ولد صوفی عبدالغنی صاحب نمبردار مقام چک نمبر 455 ڈاکخانہ لنگڑ پور تحصیل مرطانوالہ ضلع لائل پور۔

گواہ شد: حسین محمد لئیق ڈرگ کالونی کراچی۔

گواہ شد: سعید احمد ۲/۸۸۶ ڈرگ کالونی کراچی۔

زد جام عشق
طاقت کی مشہور دوا
۲۵ گولیاں ... روپے
مقوی اعصاب، مقوی اعضائے رئیسہ
المنار دواخانہ - ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم سید میر داؤد احمد صاحب کی المناک رحلت پر

تعزیتی قرار دادیں

جامعہ نصرت ربوہ

ہم یعنی پرنسپل، سٹاف و طالبات جامعہ نصرت مکرم و محترم سید میر داؤد احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی المناک وفات کے عظیم سانحہ پر دلی رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں اور خدائے قدوس کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ مرحوم کو اپنے فضل و کرم سے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم میر صاحب مرحوم بہترین انتظامی قابلیت اور قابل قدر فہم و فراست کے مالک تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت کے نہایت اہم عہدوں پر فائز تھے۔

آپ کی جدائی خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور جماعت کیلئے ایک بہت بڑا خلاء ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خلاء کو اپنے فضل سے پُر فرمائے۔ آمین۔

آپ اخلاق کریمانہ اور اوصاف عالیہ کے مالک تھے نہایت نیک نفس، اطاعت گزار، تقویٰ شعار، خوش خلق، غمگسار اور انتھک محنت کرنے والے تھے۔ دینی کاموں میں بے حد شغف رکھتے تھے۔ شب و روز خدمت دینِ مصطفیٰ کی لگن تھی۔ آخری وقت تک اسی جدوجہد میں اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔

ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا، صاحبزادی سیدہ امۃ الباسط بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبہ میر داؤد احمد صاحب رضی اللہ عنہ، آپ کے فرزند سید قمر سلیمان صاحب، تینوں صاحبزادیوں، آپ کی ہمشیرگان مکرمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ، مکرمہ سیدہ بیگم صاحبہ، مکرمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ، مکرمہ سیدہ آنسہ بیگم صاحبہ، برادران محترم سید میر مسعود احمد صاحب و محترم سید میر محمود احمد صاحب، نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خاندان حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جملہ افراد کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے اور آپ کے اہل و عیال کا ہر قدم پر حامی و ناصر رہے۔ آمین۔

تلامذہ قدیم جامعہ احمدیہ

محترم سید داؤد احمد صاحب کے قدیم تلامذہ جامعہ احمدیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس اپنے محسن اور محبوب استاد کی وفات حسرت آیات پر گہرے حزن و ملال اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ہمارے مشفق استاذ ہمیں دائمی مفارقت دے کر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

ہمارے پیارے استاد ظاہری اور باطنی خوبیوں کا حسین امتزاج تھے وہ عالم باعمل، منظم اور مدبر، اپنے قابل فخر باپ کی یادگار، یتیموں کے ملجا و ماویٰ، غریبوں اور بے کسوں کا سہارا، فی الواقع ایک بلند کردار اور اوصاف حمیدہ سے مزین شخصیت تھے۔ آپ شمع خلافت کے جانباز پروانے، اطاعت شعار، منکسر المزاج مگر غیرت دینی رکھنے والے نڈر، بہادر اور شجاع انسان تھے۔ عشق الٰہی اور عشق رسول اور محبت انسانیت کے نشہ میں مخمور، عبادت الٰہی میں مگن اور خدمت دین میں مشغول رہ کر آپ نے رازِ حیات پا لیا۔ آپ اپنے طلباء اور نوجوانان احمدیت سے بے پناہ محبت رکھنے والے بزرگ تھے۔ انتہائی محنت، مسلسل جدوجہد، خلوص، دیانت، بلند ہمتی اور عزم و استقلال اور اعلیٰ صلاحیتیں آپ کو ورثہ میں ملی تھیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ نے آپ کو بہ گونا گوں خوبیاں عطا کی تھیں۔ آپ اسلام اور احمدیت کے جانثار سپاہی، خدمتِ دین میں ہمہ تن مصروف، وقف زندگی کی حقیقی روح کے مطابق کام کرنے والے تھے۔ بلاشبہ آپ کی عظیم زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے اور آپ کا مثالی کردار نوجوانان احمدیت کے لئے بیش بہا مدد ہے۔ آپ کا آخری پیغام آپ کے اس جذبہ محبت و فدائیت کا مظہر ہے جو آپ کے دل میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے موجزن تھا۔ آپ کی رگ رگ میں اسلام و احمدیت کی محبت سرایت تھی اور یہی عشق و محبت اپنے طلباء میں پیدا کرنا آپ کا مقصود و مطلوب تھا۔ آج اگرچہ آپ کا دلربا وجود ہماری مادی نگاہوں سے اوجھل ہے اور وہ نفس مطمئنہ اپنے محبوب حقیقی سے جا ملا ہے مگر وہ حسین یادیں کبھی نہ بھولیں گی جو آپ کے وجود سے وابستہ ہیں۔ آپ کا مثالی کردار قدم بقدم ہماری رہنمائی کا موجب ہے اور آپ کی خوش خلقی، خوش گفتاری، منکسر المزاجی اور پاکیزہ زندگی، اخلاص اور فدائیت، ہمدردی اور شفقت کے دلکش واقعات ہمیشہ یاد رہیں گے اور ہمیں منزلِ عشق و وفا کی جانب لے جانے کے لئے نشانِ راہ ثابت ہوں گے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے تا ہم بھی ویسے ہی اخلاص و فدائیت کے پیکر ہوں۔ آمین۔

ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، محترم میر صاحب کے برادران، ہمشیرگان اور اہل و عیال سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(تلامذہ قدیم جامعہ احمدیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بیسویں سالانہ تربیتی کلاس

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

نوجوانوں کی تربیت جماعت احمدیہ کے تمام ادارہ جات مرکزی اور ذیلی تنظیموں کا اوّلین فرض ہے۔ جماعتی طور پر بھی اس کے لئے کوششیں ہوتی رہتی ہیں اور جماعت کی ذیلی تنظیمیں مثلاً انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ بھی اس بارہ میں جدوجہد کرتی رہتی ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ایک نہایت اہم تربیتی کلاس اس ماہ جاری کر رہی ہے۔ جس میں قرآن مجید کے علاوہ مختلف دینی معلومات اور ضروری مضامین نوجوانوں کو سکھائے جائیں گے۔ ایسی تربیتی کلاس میں شمولیت اختیار کرنا بہت بڑی سعادت ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ یہ ہم خرما و ہم ثواب والی بات ہے۔ دین کا سیکھنا ہر مومن کا اوّلین فریضہ ہے اس کے لئے ایسا موزوں اور مناسب انتظام مہیا ہو جانا بڑی خوشی کی بات ہے۔

جماعت کی ذمہ داریاں نوجوانوں کے کندھوں پر پڑنے والی ہیں۔ بچے اگر دین کو سیکھیں اور نوجوان ہو کر دینی خدمات بجا لائیں تو یہ ان کی بڑی خوش بختی ہے۔ تعلیم القرآن جماعت احمدیہ کا بنیادی نصب العین ہے۔ اس لئے اس موقع پر میں اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے بھی جماعت کے عہدیداروں اور خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں سے درخواست کرتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تربیتی کلاس جو ۱۸ مئی سے شروع ہو رہی ہے اس میں زیادہ سے زیادہ موزوں نوجوانوں کو شریک کریں تاکہ وہ مرکز سے دین سیکھ کر اپنی جماعتوں میں پیغام حق پہنچانے کے قابل ہو سکیں۔

دانت
اور
مسوڑھے
خراب ہوں تو پیپ اور جراثیم خوراک کے ساتھ معدہ اور انتڑیوں میں پہنچ کر بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔
* اینٹی ڈنٹ پیوریا
* ٹوتھ کیور
دانتوں کا بہترین علاج ہیں
تفصیلی رسالہ مفت
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ربوہ میں
ریفریجریٹر اینڈ ایئر کنڈیشن
کی مرمت، گیس، ... کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں کام کی گارنٹی دی جاتی ہے۔
شہباز الیکٹرک ورکس گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴